منشورِ محمدیؐ

منشور رسولاں ہمہ محتاج بخاتم ✤ باخاتم و محرامدہ منشور محمدؐ ✤ توریت بلاتو ریہ انجیل بتجیل ✤ گویاں صفت و سیرت ہر دو محمدؐ

نمبر ۳۱ | مطبوعہ ۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۲ ہجری مطابق ۱۶ اگست سنہ ۱۸۸۵ء | جلد ۱۲

اشتہاریہ اخبار عشرہ واز مضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے قیمت سالانہ روپیہ معہ محصول ڈاک بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی جاہیں

قبولِ اسلام

تمام تعریف اس کیلئے خدا کو ہے جو تثلیث سے پاک ہے اور درود جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو رسول اور اوس کے بندے ہیں۔ ہزار ہزار شکر ہے اس مالک کا کہ اپنے دین کا آپ حامی و مددگار ہے شہر سہارنپور میں ببرکت جناب مولوی عبدالمجید صاحب ایک برہمن مسمّی بھائی لعل جو چند روز سے آریہ ہو گئے تھے عین وعظ میں نہایت صدق دلی سے اسلام لائے نام ان کا عبدالرحمان رکھا گیا اور یہہ شخص محکمۂ ڈاکٹری میں نوکر ہے۔ اللہم زد فزد۔ راقم میر محمد حسین از سہارنپور

نام کفر	نام اسلام	قوم	عمر	کیفیت
نانک	دین محمد	مالی	۲۳	
چندو	نصیرالدین	جاٹ	۲۲	
مورو	اکّا دیا	ہندو	۲۵	
مانو	اللہ دی	ہندو	"	
سنتی	فاطمہ	"	۲۰	
مانک	عبدالرحمان	ہندو	۲۷	

تردید الوہیت مسیح مصلوب

علماء عیسائی مقر ہیں کہ مسیح میں الوہیت بھی تھی اور انسانیت بھی۔ چنانچہ نامۂ فلپیون کے ۲-۹ میں ہے کہ مگر الوہیت کا سارا کمال اوس میں مجسم ہو رہا۔ **تردید** انجیل کے کسی مقام سے ثابت نہیں ہے کہ مسیح میں الوہیت اور انسانیت دونوں مجتمع تھیں بلکہ انجیل میں سناٹھو مقام پر مسیح نے آپ کو ابن آدم کہا ہے جس سے انسانیت مسیح ثابت ہے نہ ساری کمالات الوہیت مسیح میں جمع تھے۔ کسواسطیکہ سارے کمالات تو ایکجانب صرف یہہ چند کمال الوہیت جو تمطاؤس اول کی ۱-۱۷ میں ہیں۔ اب ازلی بادشاہ غیر فانی نادیدنی واحد حکیم خدا کے عزت و جلال ابدالآباد ہووے مسیح میں نہیں پائی جاتی چہ جائکہ سارا کمال الوہیت دلیل اسکی یہ ہے کہ نہ مسیح کو اُس جہان کی بادشاہت حاصل ہو سکتی ہے اور نہ اس جہان میں بادشاہ تھے معاذ اللہ اگر اوس واحد حکیم ازلی بادشاہ کو فنا ہو جب مسیح بادشاہ ہو۔ حالانکہ یہہ محال در محال ہے اور بالفرض محال

ہو بھی تو صفت ازلیت مسیح پر صادق نہ ہوگی۔ کیونکہ یکے
بعد دیگرے کی نوبت پہونچی لہذا ازلیت کی نفی ہوگئی
اور اگر دونوں کو بادشاہ ازلی کہا جاوے تو یہ بھی
محال ہے کیونکہ دو ازلی نہیں ہو سکتے ایک کو دوسرے
پر تقدم ضروری ہے اور نہ دو بادشاہ ایک اقلیم
میں بقول سعدی شیرازی سما سکتے ہیں دیکھو یہ فقرہ
گلستاں میں درج ہے کہ دو بادشاہ در اقلیمی نگنجند
رہی بادشاہت اس جہان کی اوس کی کیفیت یہ ہے
کہ انجیل متی ۸ - ۲۰ میں مسیح فرماتے ہیں کہ لومڑیوں
کے واسطے ماندیں اور ہوا کی پرندوں کے واسطے
بسیرے پر ابن آدم کے لئے جگہ نہیں جہاں اپنا سر دھرے
نظر بریں بادشاہت دنیا کی۔ اور نہ صفت غیر فانی
کی مصداق جناب مسیح ہیں کیونکہ مسیح کی موت جو مراد
فنا ہونے کی ہے انجیل سے ثابت اور جو جو واقع کہ وقت
صلیب کے مسیح سے وقوع میں آئے وہ منافی الوہیت
ہیں مثلاً متی ۲۷ - ۴۶ سے ایلی ایلی لما سبقتنی کہنا اور
۵۰ درس سے ظاہر ہے کہ مسیح سے بڑی شور سے چلا کر
جان دی۔ جو دلیل انسانیت ہے۔ اور نہ صفت نادیدنی
مسیح میں پائی جاتی ہے کیونکہ مسیح کو روز ولادت سے
تا یوم صلیب سیکڑوں نے کیا بلکہ ہزاروں نے دیکھا تھا
اور دیکھنا تو ایکطرف متی ۲۷ سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ مسیح کو یہودیوں نے کانٹوں کا تاج پہنایا خرزی
پوشاک پہنائی سرکنڈا اوس کے ہاتھ میں اوسپر
تھوکا سرکنڈا مارا پت ملا ہوا سرکہ پینے کو دیا واہ
حضرت سلامت واہ عیسائیوں کی خدا کی الوہیت کو
یہودیوں کی عاملوں نے خوب مانند سر چڑھی جن کے
مسیح مصلوب کے سر سے معاذ اللہ مار مار کر اوتار دیا
باقی رہی صفت وحدانیت وہ یکقلم معدوم جسکا اثبات
تثلیث ہے پھر کتاب حزقیل ۲ - ۹ میں ہے انسان
خدا نہیں ہو سکتا اور کتاب گنتی کی ۲۳ - ۱۹ میں
ہے کہ خدا انسان نہیں کہ جھوٹھ بولے اور نہ انسان
کا جنا ہوا جو پشیماں ہو۔ اور مسیح ان تینوں صفات
سے بری نہیں ہو سکتی کیونکہ انسان ہونا مسیح کا بطن
مریم سے پیدا ہونا ظاہر کرتا ہے باقی رہا جھوٹھ بولنا
اور پشیمان ہونا اوس کو بھی سن لیجئے۔ کہ مسیح سے صلیب
پر ایک چور نے کہا ای خداوند جب تو اپنے بادشاہت
میں آوے مجھے یاد کیجیو یسوع نے اوس سے کہا میں
تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آج تو میرے ساتھ بہشت میں
ہوگا دیکھو انجیل لوقا ۲۳ - ۴۲ و ۴۳ حالانکہ صریح
جھوٹھ کہا کیونکہ بعد مرنے کے مسیح تین دن رات قبر
میں رہے کہ جس سے ڈاکٹر فنڈر نے ہاوس یعنے خیہم
سے مراد لی ہے واہ کیا راست گوئی ہے کہ وعدہ
بہشت کا کیا جاوے اور پہونچیں دوزخ میں۔ اور
متی ۲۷ - ۱۱ و ۱۲ میں ہے کہ پھر یسوع حاکم کے روبرو
کھڑا تھا اور حاکم نے اوس سے پوچھا کیا تو یہودیوں
کا بادشاہ ہے یسوع نے اوس سے کہا ہاں تو ٹھیک
کہتا ہے اور رؤسوقت سردار کاہن اور بزرگ اسپر
فریاد کر رہے تھے پر وہ کچھ جواب نہ دیتا تھا مسیح یہودیوں
کی بادشاہت کب کی تھی کہ جو انہیں حرف بحرف ٹھیک بولا جو صریح جھوٹھ ہے
اور بزرگوں کو کچھ جواب دینا دلیل ندامت یعنے پشیمانی کی ہے۔ باقی آئندہ

اہل حق وانصاف ضرور ملاحظہ فرماکر انصاف فرمائیں۔

جاء الحق وزہق الباطل۔ ان الباطل کان زہوقا۔

منشور محمدی بنگلور چودہ سال سے جاری ہے اور رسوائے اسکے اور بھی رسائل واخبارات حقیت اسلام کی اثبات اور رد مروجہ دین عیسوی سے ابطال میں ہندوستان سے مختلف ملکوں اور شہروں میں طبع ہوکر شایع ہوتے رہتے ہیں جو بڑی سرگرمی ومستعدی سے برادران عیسائیاں کو اپنی عمدہ اور پراثر دلائل وبراہین سے چاہ ظلمات سے نکالکر چشمۂ حیات پر پہونچاتے اور راہ نجات بتاتے ہیں صدہا عیسائیوں اور اور غیر قوموں کو اپنی طرف ہر سال کھینچ لاتے ہیں متعصب عیسائی جو حق کی گردن مارتی رہتے ہیں سر پیٹتے رہجاتے ہیں اور ان سے بجز ہائے ہائے کئے اور کچھ نہیں بن پڑتا جو لوگ پچھلے دنوں (جب تک اہل اسلام کی جانب سے کوئی اخبار یا رسالہ ان کی جواب میں جاری نہیں ہوا تھا) دعوی فرعونی کرتے تھے آج وہی نیل خجالت وندامت میں غرق ہیں اور اپنی خود کردگی کا علاج نہ دیکھکر دست حسرت وافسوس ملتے ہیں۔ لمؤلفہ

جو شخص کہ تھے صورت بے پیر کی صورت
خاموش ہیں دیوار کی تصویر کی صورت
اب بستر خواری پہ وہ پہلو کو بدلتے
ہیں خواب پریشان کی تعبیر کی صورت
اسلام کا دعوی نہ مناکی بڑی تدبیر
کیوں سنریو دیکھو لی تقدیر کی صورت
سب خار ہیں دنیا میں مذاہب ہیں جو سارے
بوٹی ہے یہی ایک ہی اکسیر کی صورت
دیوانہ ہو کیسا ہی پھنسا لاتے ہیں اکثر
مضمون عطا کی بھی ہیں زنجیر کی صورت

جو حق پرست عیسائی تھے اونھوں نے اسلام کو بڑی خوشی سے قبول کیا اور کرتے جاتے ہیں لیکن جو دین فروش اور دنیا خر ہیں وہ پیکر تصویر کیطرح خاموش گھر میں بیٹھے شرماتے ہیں اب اُن سے کوئی جواب نہیں بن آتا اور نہ من کی روٹیاں اور حلال وحرام جانوروں کی بوٹیاں اُن کو تسلیم حق پر آمادہ کرتے ہیں نہ ریلے رفتن نہ جاہے ماندن۔ ای کاش وہ لوگ (عیسائی) چند روزہ حیات دنیوی کی لذات پر لات ماریں اور جیسا کہ وہ لوگ دل سے جانتے ہیں گو زبان سے اقرار نہ کریں علانیہ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ پکار دیں تو ان کے لئے اس دنیوی عزت اور خوش معیشت سے بہتر ہے اور نہیں تو وہ لوگ ہمکو اور ہماری کل برادران اسلام کو جواب دیں اور اپنی مذہب کی حقیت کو ثابت کریں یا ہماری مضامین وسوالات مندرجہ منشور محمدی ہی کا ابطال نقلی وعقلی ذریعہ ہی سے کر دکھائیں اس میں ہم یہ نہیں کہتے کہ مخصوص ہم کو فلاں یا فلاں ہی جواب دیں بلکہ ہم اپنی صداقت

وحقیت پر کھلی بند پکا - تی ہیں کہ سب عیسائی بھائی
متفق ہو کر میدان مناظرہ مین آئیں اور پشت نہ کھائین
مال مشن مفت نہ اوڑائیں مین تن تنہا اپنی بھائیون
اہل اسلام کا خادم جان نثار کل عیسائی بھائیون
کی خدمت گزاری کو حاضر ہون اور مدت سے متمنی
ہون کہ کوئی صاحب ہمارے مقابلہ میں آئے اور
شمشیر مناظرہ محمدی کی جوہر دیکھئے -
رسالہ دین حق کی تحقیق کا جواب مین نے لکھکر منشور
محمدی نمبر ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ جلد ۱۳ میں شایع کرایا اور
مصنف رسالہ مذکورہ سے خصوصاً اور رحمہ پادری
صاحبان سے عموماً طالب جواب ہوا اور آجتک انتظار
کیا مگر کچھ جواب نہ ملا - پھر نمبر ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹
و ۲۰ و ۲۲ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۳ و ۳۶ جلد ۱۳
اور نمبر ۱ و ۲ و ۵ و ۷ و ۸ و ۱۰ و ۱۵ و ۱۸ جلد ۱۴
میں بہت سے سوالات جملہ پادری صاحبان خصوصاً
صاحب نور افشان سے دریافت کئے مگر ایک سوال
کا بھی آجتک کسی نے جواب نہ دیا اور نمبر ۲۲ و ۲۵
و ۲۷ جلد ۱۳ منشور محمدی میں ایک مضمون بعنوان
واقعہ عبرت خیز اور دوسرا بعنوان پادریونکی
تیرھی چال چھپوایا اور جوابات نور افشان
نمبری ۱۹ و ۲۰ و ۲۲ و ۲۱ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۶ و
۲۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ صفحہ ۳۰۶ و صفحہ ۳۰۸
و نمبر ۴۰ و ۴۴ و غیرہ جلد ۱۲ کی منشور محمدی نمبر ۳۱
و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ جلد ۱۳ - اور
نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶

و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵
و ۲۶ وغیرہ جلد ۱۴ میں درج کرا کر مشتہر کرائے اور
اب تک بہت ہماری مضامین منجملہ جواب نور افشان
کے طبع ہونے سے مطبع بحر الاسلام بنگلور میں باقی
ہے جو وقتاً فوقتاً طبع ہو کر ہدیۂ ناظرین ہونگے
ہمنے صاحب نور افشان اور ان کے لایق نامہ نگار زن
سے ہر چند جواب طلب کیا لیکن مطلقاً کسی نے جواب
نہ دیا اور سب سے زیادہ تو مین مسمّی منصور صاحب
مدرس فارسی بورڈنگ اسکول لودیانہ کی خدمتگذاری
کے لئے حاضر تھا کیونکہ منصور صاحب نے بہ عنوان
نبوت محمدی کی تحقیق - ایک لمبا چوڑا وہی مضمون
اخبار نور افشان نمبر ۳۹ و ۴۰ میں لکھا تھا اور
اوسمیں آپ (منصور) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو ان پانچ امور مفصلۂ ذیل میں آزماتے تھے -
پہلی معجزہ دوسری پیشین گوئی - تیسری عمدہ
تعلیم - چوتھی عمدہ چال وچلن - پانچویں پہلے نبیون
کی گواہی -
منصور صاحب کا نمبر ۳۹ نور افشان میں لکھنا تھا
کہ ہر چہار طرف سے جوابوں کی بوچھار ہونے لگی
اور کئے کئے طرح سے اُن کی ناتمام مضمون کو حرف
غلط کے طرح مٹایا گیا خصوصاً اس خاکپائے اہل
اسلام نے میاں منصور کو عام فہم دلائل سے بقول

تکلموا الناس علیٰ قدر عقولہم - اُن کی سمجھ کے موافق
جواب دیا اور منشور محمدی میں طبع کرایا اوسمیں
میں مین نے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ بعد اختتام جوابات

انمیں پانچوں امور مسلمہ منصور صاحب میں بطور تکملہ کے منصور صاحب کی اور ان کی مصنوعی دین کی قلعی کھول دی جاویگی لیکن افسوس کہ مدرس صاحب (منصور) فقط دو ہی امور اوپر کے لکھنے پائے تھے کہ ہمارے جوابات دیکھکر دم بخود ہوگئے اور پھر آجتک باوجود تقاضائے شدید کی ایک حرف بھی مضمون باقیماندہ سے نہ لکھا حالانکہ انھوں نے دعوی کیا تھا کہ میں ان پانچوں امور مذکورہ بالا میں آنحضرتؐ کو آزماتا ہوں ہم تو منصور صاحب مدرس کو سچا حق پرست اور سچا محقق جب جانتے جب وہ مطابق اپنے دعوے کے پانچوں امور مذکورہ لکھتے اور حقیقت کو قایم کرتے اور جو جواب ہمارے طرف سے ملا تھا اور آیندہ ملتا اوسکا رد لکھتے اور اگر نہ لکھ سکتے تو اسلام کی حقیت اور آنحضرتؐ کی صداقت کو قبول کرکے مشرف باسلام ہوتے. یہہ آپ کیسے محقق نکلے کہ اپنے دعوی کو پورا نکر سکے اور ہماری دو باتوں کا بھی جو آپ سے پہلے دو امور مسلمہ کا جواب ہے جواب ندے سکے باقی تین امور میں باوجود دعوے کے آپ نے کچھ نہیں لکھا جسکے سبب ہمارا قلم ہمارے ہاتھ ہی میں رہگیا اصورت میں ظاہر ہے کہ دین اسلام کی حقیت آپ پر قایم ہوگئی پس آپ کو لازم تھا کہ علانیہ دولت اسلام کو فوراً قبول کر لیتے اور اوسپر (دین حق) اسکول لودیانہ کی مدرسی کو فوقیت نہ دیتے اور یوں سمجھ لیتے کہ خدا رزاق ہے کیا اہل اسلام کھاتا نہیں کھاتے اور جو بڑے بڑے ذی منصب یورپین عیسائی کلکتہ ولندن وغیرہ میں دین مروجہ عیسوی کو چھوڑ کر مذہب حقہ اسلام کا تاج سر پر رکھتے ہیں اور اکثر اس دولت سے مالامال ہوگئے ہیں کیا ان کو رزق نہیں ملتا. ای جناب کہیں دنیوی طمع اور عزت کی طلب میں برباد نہو جانا آخر ایک روز خدا کو منہ دکھانا ہوگا پھر تمھاری مدرسی کسی کام نہ آویگی اگر قبول اسلام میں فقط یورپین عیسائی اسکول کی مدرسی مانع ہے تو جناب من کیا اسلامی یا دیگر سرکاری مدرسوں میں جہاں پادریوں کا کچھ دخل نہیں ہے آپ کو مدرسی نہیں ملسکتی پس آپ کو اپنی عاقبت کا خیال کرکے حقیت کو قایم کرنا واجب ہے.

اسلام کی مقابلہ میں جسکی صداقت شہرہ آفاق ہے اور جسکو اکثر مورخین ومعترین ومحققین عیسائی قدیم وحال نے تسلیم کر لیا ہے "آپ تو آپ ہی ہین آپ کے بزرگ پادری صاحب نور افشان بھی سخت عاجز اور نہایت ذلیل ہیں کیا آپ کبھی نور افشان کا ملاحظہ نہیں فرماتے یا آپ مشن لودیانہ کی پچاسویں سال کے جلسہ میں شریک نہ ہوے تھے ذرا ہماری خاطر سے نور افشان نمبر ۱۷ کالم ۲ سطر ۲۵ سے آخر تک ملاحظہ فرماؤ اس میں جناب پادری سی بی نیوٹن صاحب مہتمم نور افشان تحریر فرماتے ہیں.

قولہ لودیانہ میں پرسبیرین مشنوں کی پچاسویں سال کی یادگاری کا جو جلسہ ہوا اوس میں ہمارے بزرگ پادری سی بی نیوٹن صاحب نے یہہ کہا کہ

برسوں سے مین یہ تجربہ کرتا آیا ہوں کہ ہندؤں اور محمدیوں سے عام طور پر بحث و مباحثہ کرنے سے فائدہ سے عوض میں زیادہ نقصان ہوتا ہے اس لئے مین یہہ سمجھتا ہوں کہ اوس سے کنارہ ہی کرنا بہتر ہے۔ انتہی بلفظہ۔

دیکھئے تو مدرس صاحب جب تمہارے پیشوا اسی اسلام سے مقابلہ مین بقول جناب پادری نیوٹن صاحب کرشچن سے نقصان اٹھاتے ہیں یعنے اس مباحثہ میں اونکی مصنوعی دین کی قلعی کھل جاتی ہے اور بالعوض مسلمانوں کے عیسائی بنانے کے خود پادری اور عیسائی مسلمان ہوتے ہیں تو تم بیچارے روئی کے مارے مقابلہ میں ہمارے کیا آؤ گے تمہارے پادری سارے حیران اور پریشان اور سرگریبان ہیں۔

باقی نیوٹن صاحب کا ہندؤں کو بھی ہمارے ہی زمرہ میں یاد کرنا اپنی عزت کو بالائے طاق رکھنا ہے کیونکہ اگر پادری لوگ اور خود نیوٹن صاحب ہندؤں کے مقابلہ میں بحث کو نقصان جانتے تو پھر یہ ہی پادری نیوٹن صاحب اسی اخبار نور افشاں کی نمبر ۲۶ و ۲۷ و ۲۹ و ۳۰ وغیرہ میں سکھوں سے جو ہندؤں کا ایک فرقہ ہے کیوں مدعے پر مستعد ہوتے سکھوں نے بذریعہ خطوط کے جو نمبر ۲۹ و ۳۰ نور افشان میں طبع ہوے ہیں اپنی جہالت اور سخت حماقت میں اگر پادری صاحب اور ان کی نامہ نگار بابو جیل سنگھ صاحب مناظرہ کرنے بہت ہی ڈرایا اور خوب ہی دھمکایا لیکن اونکی قلعی کھولنے سے کب باز آئے پس اس سے یہی نتیجہ نکلا کہ ہندؤں کو بھی پادری صاحب نے جو شامل کیا ہے تو محض ہماری طعن سے بچنے اور اپنی جان کے بچانے کے لئے۔

اسلام کے اصول ایسے سچے اور پختہ ہیں کہ پادریوں کے مذہبی اصول بمقابلہ اس کے تار و پود عنکبوت ہی نظر آتے ہیں پادریصاحبان فقط ہم محمدیوں سے عاجز ہیں گو ہندؤں کو بھی اپنی موند کی سیاہی دھونے کو شامل کریں اور اگر فی الواقع پادریصاحبان ہندؤں سے بھی مذہبی مباحثہ میں عاجز آئے ہیں تو سمجھو کہ ہمارے بھائیوں اہل کتاب میں مذہبی لیاقت ہنود کی سی بھی نہیں رہی۔

شعر

شادم کہ از رقیباں دامن کشاں گذشتی
گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد

نہیں نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ وہ اہل اسلام ہی سے مذہبی مباحثہ میں نقصانات کثیرہ بجائے فائدہ کے اوٹھاتے ہیں اوسکا بدیہی ثبوت خود انکی اخبار نور افشان میں جسکا بیان اوپر گذرا موجود ہے اور ایک یہ بھی ہے کہ جو سلسلہ پادریصاحبان اپنی مذہب کی ترقی اور اسلام کی مغلوبی کا نکالتے ہیں وہی اسلام کے حق میں موجب ترقی ہوتا ہے دیکھو ہر سال ممالک ہند میں صدہا عیسائی اور پادری اسی مباحثہ پادریوں کی بدولت اسلام کو قبول کرتے اور مرتدین ندامت اوٹھا کر پھر تائب ہوتے ہیں اللھم زد فزد۔ باعث اوسکا فقط وہی مذہبی مباحثہ ہے جس کو پادری صاحبان شروع کرتے

ہین اور جسکا ذکر پادری نیوٹن صاحب نے اپنی اخبار نور افشان مہری ۱۷ مین کیا ہے چنانچہ پیچھے گذرا اہل اسلام اوس کے جواب مین پادریون کی مصنوعی اور طبعزاد مذہب کی ایسی قلعی کھولتے ہین کہ یا تو وہ لاچار و عاجز ہوکر مشرف باسلام ہوتے ہین یا ختم اللہ علی قلوبہم و ابصارہم کی مصداق بنتے ہین اور اسی ذریعہ سے اور لوگ بھی جو اسلامی مذہب کی سچائی سے واقف نہیں ہین واقف ہوکر اوسکی صداقت اور پادریون کی بطالت و حماقت کا اقرار کرتے ہین کبھی کسی پادری کو کسی نے نہ سنا ہوگا کہ اپنا مذہب چھوڑ کر ہندو بنگیا ہو اگر شاذ و نادر کوئی ہوا بھی ہو تو بوجہ قلت کچھ اعتبار نہیں ہوسکتا۔

ہم پادری نیوٹن صاحب کی منت کرتے ہین کہ اب آپ اپنی ہی اقرار کے موافق اسلام کا بطلان نہ کرسکے بلکہ اولاً نقصان اوٹھایا کہ تمھاری مکر و فریب و مذہبی عیب جو پوشیدہ تھے سب ظاہر ہوگئے تو لامحالہ آپ پر صداقت و حقیقت اسلام ثابت ہوچکی اب کیا دیر ہے پس بہتر ہے کہ بہت جلد دائرہ اسلام مین داخل ہوجاؤ اور اس معاملہ کو کل پر نچھوڑو کہ شاید اجل فرصت و مہلت نہ دے ورنہ علیٰ رؤس الاشہاد اقرار کرو گو ہم اپنے مذہب کی سچائی ثابت نہ کرسکے لیکن ہم تو مثل یہود اور قریش عرب سے اپنی آبائی موروثی مذہب کو نہ ترک کرینگے تاکہ ہماری حجت آپ پر ختم ہوجاے۔

بہر حال ہم اور ہمارے بھائی اہل اسلام ہل من مبارز ہل من مبارز کی صدائین ہر چہار طرف سے دور دور پہونچاتے ہین اور کوئی دعویدار دین عیسویت منھ نہین دکھاتا۔

ناظرین سے امید ہے کہ بعد از ملاحظہ اور غور کامل مضمون ہذا کی دریافت فرمائینگے کہ حق بجانب کس کے ہے فقط۔ راقم وہی غریب نا گفتہ بگذرگا۔

بقیہ مضمون مقابلہ اسلام بمذہب عیسوی

اب جسکو ادنی بھی خداداد نور عقل ہوگا وہ کبھی بھی اس غلط عقیدہ کو تسلیم نہ کریگا چہ جائیکہ اس کو نجات اور حیات ابدی کا مدار ٹھیرائے کسلئے کہ اوسکو تو عیسائی بھی تسلیم کرتے ہین کہ یہ تینون اقنوم باہم حقیقی امتیاز رکھتے ہین اور خارج مین موجود ہین جیساکہ پادری فنڈر صاحب کی کتاب مفتاح الاسرار مین اوسکی تصریح ہے پس جب یہ تین چیزین متعین اور تشخص موجود فی الخارج ہین تو ان کو ایک کہنا محال عقلی ہے اور مثلث کے تین خط یا تین زاویہ بناکر ان کو ایک کہنا اور تثلیث کو اس سے ثابت کرنا اور بھی نافہمی ہے جیساکہ اکثر پادری صاحب لوگون کو دکھا دیا کرتے ہین کیونکہ جن کو تم تین کہتے ہو خواہ وہ زاویہ ہون خواہ وہ خطوط وہ باہم ہرگز ایک نہین اور جسکو ایک کہتے ہو وہ صرف شکل ہے کہ جو ان تینون سے پیدا ہوی ہے وہان تین

شکلیں نہیں اور جو کہو کہ ہم مفتاح الاسرار کو نہیں مانتے
ہم تینوں اقنوم کو ممتاز اور متعین حقیقی نہیں کہتے
تو ہم کہتے ہیں کہ پھر تین اقنوم کیوں کہتے ہو اور خدا
اور حضرت عیسیٰ اور روح القدس تین شخص کیوں
گنتے ہو اسکے علاوہ ہم پوچھتے ہیں کہ خدا کیا ہے آیا
یہ مجموعہ کہ جو ان تینوں سے مرکب ہے یا اس مجموعہ
کا ایک جز کہ جسکو اب کہتے ہو اول صورت میں تین
اقنوم نہ رہینگے بلکہ ابن اور روح القدس اور
دوسری صورت میں دو خدا پیدا ہو جاویں گے
ایک اب دوسرا مجموعہ مرکب۔
خیر اسکو بھی جانے دو اچھا اول نقلیہ سے ثابت کیجئے
مگر پیشتر یہ فرمائے کہ توراۃ اور دیگر صحیفوں میں
اس مسئلہ کی کیوں تصریح نہیں ہوی عجب ہے کہ
بت پرستی کی ممانعت بلکہ ختنہ اور یوم سبت کی تعظیم
تو اس صراحت اور اس تاکید سے مذکور ہو اور یہ
اصل الاصول کہ جسپر تمام بنی آدم کے نجات کا مدار
اور حیات ابدی کا انحصار ہے وہ ایک جگہ بھی
مذکور نہو کوئی نبی بھی اسکی تصریح نہ کرے نہ خود
حضرت مسیح علیہ السلام اسکو بیان فرمائیں۔
اس لغو اعتقاد کی بابت اول زمانہ میں عیسائیوں
کا بڑا اختلاف رہا ہے چنانچہ اریوس جو کہ اسکندریہ
کا بڑا قسیس تھا ۳۲۵ء میں اس عقیدہ سے سخت
انکار کیا اور پھر اسکے بعد یولو میان اور نسیمی
اریوس اور یوسیبیاں وغیرہ فرقے نکلے اور
اس سے بطلان میں بڑی کوشش کرتے رہے مگر

عیسائیوں کے ہاتھ سے ستائے گئے اور مارے گئے
چنانچہ تواریخ کلیسیا اور لب التواریخ نے اول فصل
میں اسکی تصریح کی ہے اور ان کے علاوہ یونی
ٹیرین اور سابینین وغیرہم اب بھی جرمن اور
انگلستان میں ہزاروں لوگ کہ جو روشنی علوم
سے بہرہ یاب ہیں اس عقیدہ کا سخت انکار کرتے
ہیں اب اس سے بڑھکر کیا خدا کی ذات مقدس
میں عیب لگیگا کہ اوسکے تین ٹکڑے کر ڈالے اور اسکو
عاجز اور فانی اور حادث کہنا پڑیگا۔
از انجملہ یہ کہ خدا انسانکی شکل اور مجسم ہے اور رات موقعہ
ڈاڑھی رکھتا ہے اور زمین پر آکے آدمیوں سے کشتیاں
لڑتا ہے اور اوسکے نتھنوں سے آگ اور دھواں
نکلتا ہے اور کبھی کسی چھنال عورت کو جورو بھی بناتا
ہے اور ایکپر بس نہ کرکے دو بہنوں کو جمع کر لیتا ہے
اور اولاد جنتا ہے اور اوسکو انجام کار کا علم نہیں
وہ بعض کام کرکے پچھتاتا ہے اور غصہ میں آکر کسی کے
عوض میں کسی اور کو سزا دیدیتا ہے۔
یہ باتیں خدا تعالیٰ کی نسبت اس بائبل مقدس میں
بتمام مندرج ہیں کہ جسکو عیسائی حرف بحرف بلا کم و
کاست کلام الٰہی مانتے ہیں چنانچہ کتاب پیدائش کا
اول باب ۲۶ و ۲۷ اور کتاب خروج کا ۲۴ باب
اور کتاب اول سلاطین کا ۲۲ باب اور کتاب پیدائش کا
۳۲ باب اور کتاب حزقیل کا ۲۳ باب اور کتاب پیدائش کا ۳ باب
اور کتاب خروج کا ۴ باب اور ۳۴ باب اور کتاب یرمیاہ کا ۲۰ باب
[illegible] شاہد عادل ہے جو چاہے ملاحظہ کرے۔ باقی آئندہ

سرکار روس سے جنگ کرنیکو تیار ہو رہی ہے
تبدیل وزارت سے جسقدر خیالات میں انقلاب آیا تھا
اور جو کچھ امیدین بڑہ گئی تہین وہ اس قدر توقف
سے کسقدر افسردہ ہو چلی تہین مگر ۱۲ اگست کے
تار برقی نے جو دفتر روس سے موصول ہوی پھر
وہی خیال تازہ کر دئے امید کیا یقین ہو سکتا
ہے کہ بہت جلد انگلستان اپنے دشمن کے مقابلہ
سے لئے تیار اور آمادہ نظر آویگا اوسکی فوجین
اوسکی جنگی تیاریان بہی نہایت ہی ہیبت اور
شوکت سے ہونگے ۔

ہز لارڈ شپ کا اعتراض کہ لارڈ رپن نے روسی
پیشقدمی کی بابت کچھ بھی انتظام نہ کیا اور بطور
عاقبت اندیشی کوئی تجویز نہ کی ضرور اسبات کو
ظاہر کرتا ہے کہ وہ اب روس کے روکنے کے لئے
آمادہ ہین چنانچہ فوجکی بہرتی کی تجویز ہماری
اس دعوی کی دلیل ہے اگر ایسا کیا گیا تو اس
مین شک نہیں کہ بہت خوفناک نتیجے مرتب ہونگے
اور سخت خونریزیون کے بعد ایک فریق کو کامیابی
ہوگی فقط

محمد احمد سوڈانی

اگر ہم اس خبر کو تسلیم کر لین کہ محمد احمد نے انتقال کیا
اور عبداللہ اون کے جانشین ہوے جیسا کہ مشہور
ہے تو ہم کو ضرور اسبات کا شوق ہوگا کہ آیا عبداللہ
کیا کرین گے اور کیا کر سکتے ہین شاید عام خیال
اسطرف ضرور متوجہ ہون گے کہ مہدی کے خیالات
اوسی کے ساتھ تھے اوسکی بلند ہمتین اوس کے دم
تک تہین لیکن ایک دانشمند اسبات کے ماننے
مین کسی قدر توقف کریگا اسلئے کہ محمد احمد کے خیالات
خواہ اس وجہ سے تھے کہ اوسی کسی نہ کسی وجہ سے اپنی
ناموری اپنی آزادی تہی اور وہ چاہتا ہے کہ جسطرح
بن سکے کسی ملک کی بادشاہت لینا چاہے یا اوس
کا خیال یہ تہا کہ اپنی قوم کو خواہ مخواہ آزاد کرنا
چاہے گو یہ آزادی انصاف پر مبنی ہو یا نہو ۔
خواہ اوسکی یہ سب کارروائیان مذہبی اصول پر
مبنی تہیں جہانتک اندازہ کیا گیا اور اس کے بارے
سنے اور سمجھے اور اوسکی کامیابیان غور سے دیکھی گئین
یہی ظاہر ہوا کہ بیشک اوسکی یہ سب حرکتین جوش مذہبی
کے بنا پر تہین اور وہ غالبًا ایک بڑا پابند اصول
اسلام کا تھا شاید یہ دعوی کہ وہ مہدی موعود
ہے کسی غلط فہمی یا اور وجہ سے اوسکی طرف منسوب
کیا گیا پس اگر یہ خیال صحیح نکلا تو بیشک اوسکی موت
اوس کے پیچھے پیرو ون کے حق مین زیادہ ضرر رسان
امر نہیں ہو سکتے اسلئے کہ اسلام نے ایسے عمدہ اور مستحکم
اصول معین کر دئے ہیں کہ اوس کے پیچھے پابند اور
پورے معتقد اپنے جائز غرضون کے حاصل کرنے مین
بہت بڑی عقل کے محتاج نہیں ہیں بلکہ ایک متوسط
درجے کا آدمی اوسے اچھی طرح سے انجام دیسکتا ہے
اس بنا پر جو عبداللہ جانشین محمد احمد مشہور کیا گیا
ہے اگر اسلامی اصول پر ثابت قدمی سے چلیگا تو
اسمین کچھ شبہ نہین کہ اوس کے مخالفین کو اوہین

... کا منتظر رہنا چاہیے جیسی کہ محمد احمد کے
حیات میں پیش آئی تھی اور سودائیوں کا جوش
کبھی فرو نہیں ہو سکتا ہے۔ روزانہ۔

ایوب خان

افغانستان کے پولیٹکل معاملات کی موجودہ حالت کے
نسبت یہ رائے ظاہر کی ہے کہ انگلستان اور روس
کے خیال میں آیندہ پانچ برس کے عرصے میں ضرور لڑائی
ہوگی اور بیشک عبدالرحمان خاں کی حکومت جواب
خراب طور سے ادنہیں حاصل ہوئی ہے باقی نہ رہیگی
اور افغانستان کی تقسیم کر دینے کی جو تجویز ہوی
ہے اس سے انگلنڈ کو بڑا نقصان پہونچیگا اور نیز
ہندوستان کے حق میں بھی یہ کارروائی نہایت مضر
ہوگی اور روس ضرور اپنا حصہ اس ملک سے ترکستان
میں شامل کر لیگا۔

پیشقدمی روس

کوئی تاریخ ایسی نہیں گذرتی جسمیں یہ ذکر نہو کہ روسی
فوج کی نقل و حرکت فلان مقام سے فلان مقام
کے جانب ہوی اس کے مقابل میں ہمارے وزرا لندن
دونوں ہوسوں میں پر زور تقریر دن کے گولے
چھوڑتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ بجائے تلوار کے روس
کی پیشقدمی کو نری باتوں کے میگزین سے روکیں
ٹیمس آف انڈیا کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ روسیوں
نے ہری رود اور پل خاتون سے اتر کر ایرانی
علاقہ پر بھی قبضہ کر لیا جیسا کہ تار برقیوں سے بھی
پتا ملتا ہے اگر یہ صحیح ہے کہ روسی فوج ذوالفقار یا
حوالی ذوالفقار میں پہنچگئی تو سمجھنا چاہیے کہ پنجدہ سے
روسی ہرات کے جانب بیس میل اور بڑھ آئے۔
اور ہرات اکیسو میل باقی رہگیا مسٹر گلیڈسٹون
نے تو اچھے وقت میں دانو بچایا دیکھیں اب گورنمنٹ
گورنمنٹ کی تلوار بھی پڑیگی یا اپنا جوہر
دکھائیگی ہم تو یہی کہینگے کہ ابھی یہ تھوڑا پکا نہیں
ورنہ کبھی کا لوٹ گیا ہوتا۔ شحنۂ ہند۔

اخبارات تار برقی

برلن ۳ اگست۔ نارتھ جرمن گزٹ نے ایک آرٹکل
شایع کیا ہے اس میں احتمال ظاہر کیا گیا ہے کہ فرانس
جرمن پر حملہ کرنے کے لیے موقع کا منتظر ہے حالانکہ جرمن
کے تمام ارادے صلح کے ہیں۔

قاہرہ ۳ اگست جنرل گرین فل نے بذریعہ تار برقی
اطلاع دی کہ عرب بیان کرتے ہین کہ عثمان دغمہ
نے قضا کی۔

اوٹاوہ ۳ اگست مسمی ریل کو سزاے موت کا
حکم ہوا پھانسی ہوگی۔

مارسلس ۳ اگست یہاں پھر ہیضہ شروع ہوا تیس
آدمی روز مرتے ہیں۔

لنڈن ۵ اگست۔ طہران کی موصولہ تار برقی
خبروں سے دریافت ہوا کہ روسی پنجدہ کے اپنے
مورچوں میں توسیع فوج کرتے ہیں اور افاغنہ اپنی
فوج بہ تعجیل درہ ذوالفقار کی طرف بڑھاتے ہیں
ہوز اف لارڈ میں کل رات لارڈ سالسبری نے
بجواب یک سوال کے کہا کہ مسئلہ ذوالفقار بدستور ہے

اگر گورنمنٹ روس کی رائے برٹش گورنمنٹ کی دلیل سے خلاف ہے کہ گورنمنٹ روس اور انگلستان نے وعدہ کیا تہا کہ درہ ذوالفقار امیر کے قبضہ میں رہے گا گورنمنٹ روس اوسکو ٹالنا چاہتی ہے مگر گورنمنٹ ملکۂ معظمہ روسیون کو ان کے وعدہ پر پابند کر رہی ہے۔ اس معاملہ میں تاخیر اور تعویق احکام گورنمنٹ روس کی خواہش فریدا گاہی سے وجہ سے ہے۔

بجواب ایک اور سوال کے لارڈ موصوف نے کہا کہ لارڈ ڈفرن نے جو راولپنڈی میں جو معاہدہ امیر عبدالرحمان خان سے کیا تہا اس میں تخفیف کیسانہ ترمیم کرنے کا قصد نہیں ہے۔ اور برٹش فوج کسی مقام عملداری افغانستان پر جو جنگی کاموں کے لئے عمدہ ہے شروع موسم سرما میں قبضہ نہ کریگی لارڈ ممدوح نے یہ بہی فرمایا کہ گورنمنٹ جناب ملکۂ معظمہ کی یہی حکمت عملی ہے کہ سرحد ہندوستان نہایت آمادگی اور مستعدی سے مستحکم ہو اور اس کام کے وقت روارد تعلقات جو اور کسی شاہ سے پیدا ہو جائیں ان کا مطلق لحاظ نہ کیا جاوے۔

سنوا کم ۴ راگست جنرل چرم سائیڈ اس خبر کی جو جنرل گرین فل نے عثمان دعمہ کے قضا کرنے کی بذریعہ تار برقی بیہودی تہی تردید کرتے ہیں۔

گلزار اخبار

گورنر جنرل ہند چاہتے ہیں خبریں باہر کم نکلا کریں۔

۲ سو گرانڈیل توپیں مقامات ہند کی حفاظت کے لئے روانہ ہوئیں

۶ نومبر کو جنرل رابرٹس صاحب کمانڈر انچیف ہندوستان وزارت حیدرآباد کی ناچاقی کی خبر بالکل غلط اور بے بنیاد بتلاتے ہیں۔

کوئٹہ ریلوے کی قندہار تک توسیع کے لئے سامان فراہم ہونے لگا

کلکتہ میں مردہ جلانے کی رسم جاری کرنے پر زور دیا گیا۔

مدراس میں ہندو عورتوں کے ہسپتال کے لئے ۶۰ ہزار چندہ ہوا۔

نئے انتخاب پارلیمنٹ تک روس کے ساتھ کوئی گفتگو نہیں کی جا سکتی

طہران کے پینے کا پانی لانے کے لئے روس نے بندوبست کر لیا۔

شاہ فارس سرحد خراسان پر دورہ کرنے آتے ہیں۔

امیر کابل بہرے دربار میں انگریزی خیر خواہی کا اعتراف کرتا ہے

وزارت جدید انگریزی مصر کو سلطان کے ماتحت کر دینا چاہتی ہے

روسیوں نے چارجوی سے آکسس تک تار قایم کر لیا۔

روسی اخباروں نے تمام افغانستان کے لئے دعوی پیش کیا۔

شاہ جرمنی نے سلطان روم کو چار گھوڑے تحفہ دئے۔

خارطوم سے خبر آئی خلیفہ عبداللہ جانشین مہدی مرحوم ہوئے

معلوم ہوتا ہے افغانستان کو روس و انگلستان بانٹ لینگے

معاملات مصر کے متعلق انگریز و نکا وکیل قسطنطنیہ پہنچا ہے

حیدرآباد سے خبر آئی کہ یہ غلط ہے نواب سالار جنگ بہادر نے استعفا پیش کر دیا ہے۔ راے حکم چند صاحب چھ سو روپیہ ماہوار پائینگے۔

ہندوستان کی حفاظت کے واسطے جو پہاڑی توپیں ولایت سے روانہ ہوے ہیں ان میں سے ۴ ۵ بنگالہ میں رہینگے ۶ مدراس میں ۲۰ بمبئی میں ۶ ۳ توپیں مقامات کوئٹہ فیروزپور راولپنڈی میں رہینگے اور ۲ سیتی توپیں دیگر مقامات نازک پر فقط۔

تنقید الکلام
فی احوال شارع الاسلام

یہ نایاب کتاب آنریبل مولوی سید امیر علی صاحب بارسٹرات لا ممبر کونسل واضع آئین و قوانین گورنمنٹ ہند سے بے مثل کتاب کا ترجمہ ہے جس کا نام انگریزی میں (ای کرٹکل اگزامنیشن آف دی لائف اینڈ ٹیچنگس آف محمدؐ) ہے اور جس میں حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاریخی حالات اور سوانح عمری نہایت متانت اور انتصار کے ساتھ لکھے ہیں اور معتصبین نصاریٰ نے جو اعتراضات اور طعن آنحضرتؐ پر کیا ہے اوسکی جوابات نہایت معتبر اور جلیل القدر مورخین یوروپ سے اقوال کو سند گردان کر لکھی ہیں اور اسلام کے خوبیون کو بمقابل تمام مذاہب اور ادیان کے اور بانیٔ اسلامؐ کا شرف وفضیلت سب بانیان مذاہب اور رہنمایان اخلاق اور مصلحین بنی آدم پر عقلاً اور نقلاً ایسا ثابت کر دیا ہے کہ کسی مخالف و معاند کو مجال انکار اور محل قیل و قال نہیں باقی رہتا ہے علی الخصوص سر ولیم میور صاحب کے اعتراضات کو رد کیا ہے جو انہوں نے اپنے تذکرہ پیغمبر اسلام مین محض براہ تعصب اور نفسانیت حضرت خیر البشرؐ اور ان کے خصائل اور احکام پر کئے ہیں اس کتاب میں ایک خاص صفت یہ ہے کہ ایک طرز جدید سے اور پیرایۂ لطیف میں تالیف ہوئی ہے اور اس کی خوبیاں ناظرین کو بعد ملاحظہ سے معلوم ہون گے کہ اسلام اور احکام شرعی مناسبت و موافقت اس زمانہ کے جدید خیالات کے سا تھ ثابت کر دئے ہیں اس کتاب کی ضخامت (۲۱۲) سے زیادہ ہے اور بہت خوشخط اور صحیح چھپی ہے۔ قیمت فی جلد عہ اور محصول ڈاک ۱۰ رکھی گئی ہے ناظرین باتمکین سے امید ہے کہ اس نایاب کتاب کے خریدنے میں دریغ نہ فرمائین اور مطبع جعفری واقع شہر لکھنؤ نحاس جدید متصل وکٹوریہ اسپرنگ مولوی مرزا محمد علی صاحب مالک مطبع سے بارسال قیمت طلب کرین فقط۔

اخبار شحنۂ ہند میرٹھ

اردو لیتھو کارفارمر۔ دیسی انشا پردازی اور نظم و نثر کا امتزاج۔ پولیٹکل اور سوشیل مضامین کا دریا دنیا کے پولیٹکل شاطرون کی چالون سے گورنمنٹ اور ملک کو آگاہ کرنے والا۔ ملکی معاملات کے مباحث کے بیچون پر بیہکر آزادانہ بحث کا دکھانیوالا علما اور فضلا کے دماغ کا تر و تازہ کرنیوالا مستعد طالبان علم و فن کی جان بڑے بڑے ذہین و فطین اسکالرون اور مشرقی و مغربی تعلیم یافتون کی روح از سر تا پا محض اس نیز کے دماغ کا جوہر ہفتہ وار ہر انگریزی مہینے کی پہلی۔ آٹھوین۔ سولھوین چوبیسوین کو شایع ہوتا ہے عام سالانہ قیمت پیشگی معہ محصول ڈاک سات روپیہ ہے نمونہ کا ایک پرچہ مفت بھیجا جاتا ہے۔

ع دیکھنے کو چشم بینا چاہئے۔

خاکسار۔ احمد حسن شوکت ایڈیٹر و پروپرائیٹر شحنۂ ہند میرٹھ۔ سابق ایڈیٹر گوہر نور داودہ اخبار وغیرہ۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔

شکایت وشکرگذاری

طوفان نوح لانے سے اے چشم فائدہ — دو اشک بھی بہت ہیں اگر کچھ اثر کریں

ایک عرصہ سے ہم اپنے قوم کے عدم التفاتی پر اور ہمارے معاونوں کی کم توجہی پر خصوصاً ہمارے بعض نادہند حضرات مگر ناخدا ترس مشتریوں کے عدم ادائے قیمت پر شکایت لکھتے آئے ہیں چنانچہ منشور محمدی مطبوعہ ۵ رجب ۱۳۲۳ ہجری میں مضمون استعانت منشور محمدی لکھی تھی ہمیں یقین تھا کہ ہمارے ناظرین ضرور ہماری التماس پر توجہ فرماوینگے اور حمیت اسلامی کو کام فرماکے اس پرچہ اسلامی کی تائید و ترقی میں سعی بلیغ فرماوینگے مگر افسوس صد افسوس کہ سوائے ہمارے قدیم معاونوں اور کرم فرماؤں کے کہ جنکی خاص اعانت و توجہ سے یہ اخبار ابتک جاری ہے کسی بھائی مسلمان کے کان پر جوں تک نہیں چلی ورنہ اسکا کچھ بھی اثر ہوا۔

امی اہل اسلام کیا کچھ خیال و پاس اپنے مذہب اسلام کا تمھیں نہیں ہے اور کیا تمھارا خون اصلی اپنے دین متین کے تنزل پر بھی جوش نہیں مارتا اور کیا تمہارے قلب سے حمیت اسلام کا مضمون بالکل محو ہوگیا ہے کیا ہم نہیں دیکھتے ہیں کہ نصاری اپنے مذہب باطلہ کے شیوع میں لاکھوں کروڑوں خرچہ کرتے ہیں۔ مشنیں قایم کرتے ہیں اور جابجا وعظ و منادی کے ذریعہ دین اسلام کے بیخ کنی کے درپے ہیں اور سر بازار اسلام و بانی اسلام کی توہین کرتے ہیں اور ہمیشہ لاکھوں ہزاروں پرچے و اخبارات مطبوعہ امریکن مشن پریس لودہیانہ وغیرہ جو مرتدان اسلام نے بھولے بھالے پادریوں کے خوش کرنے اور مشن کا تر لقمہ ہضم کرنے کے لئے لکھ دیتے ہیں جسمیں اول سے آخر تک سوا لاف زنی و دھوکہ بازی کے دلیل وغیرہ کا نشان نہیں ملتا ہمارے رد میں شایع کرتے ہیں افسوس کہ ہم ان کے جواب میں ایک اخبار تو برابر جاری رکھیں اور جوابات ترکی بترکی سے انکا مقابلہ کریں کیا ہمارے پاس دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ نہیں ہیں اور کیا اونکا رد لکھنے والے خدا کے فضل سے کم ہیں کون بات ہے جو اتنی بے التفاتی ہے میں کہتا ہوں کہ بفضل الٰہی و بطفیل رسالت پناہی سب کچھ ہے مگر افسوس کہ ہماری غفلت و لاپروائی نے ان جھوٹے پادریوں کو نہایت موقع دلیری کا دیدیا ہے ورنہ کیا مجال کہ ہمارے روبرو کلام کرسکیں۔

آپ جانتے ہیں کہ یہی ایک پرچہ ہے جو محض حمایت و اشاعت دین متین کے لئے تن تنہا بمقابلہ

دشمنان دین از مدت شیوع تا اینده برابر جاری ہے اور اس سے نفع دنیاوی ہرگز مقصود نہیں۔
و نیز جو قیمت ہمنے اخبار کی مقرر کی ہے اتنی قلیل ہے کہ ایک غریب سے غریب آدمی بھی سال میں ایک
دفعہ دے سکتا ہے جو ہرگز اخراجات کے لئے کافی نہیں ہے۔
با وجود اس کے آپ حضرات ایسے حامی اسلام کی جس کے فوائد و نتائج اظہر من الشمس ہیں اعانت میں
دریغ فرما دیں تو بڑی بے انصافی ہے **زری** زری فضول کاموں میں صدہا روپیہ اصراف کر دیتے
ہیں مگر اس دینی پرچہ کی تائید میں ۵ روپیہ سال بھر کے خدمت کے عوض (مثل ہم خرما و ہم ثواب)
جس سے اجر عظیم بھی حاصل ہوتا ہے خرچ کرنے میں تنگدلی و تکاہل فرمانا اعانت فیاضی اور حمیت پر
ماتم کرنے کا موقع دینا ہے۔
ہمارے پاس کافی الفاظ نہیں ہیں جن میں ہمارے ان الطاف فرماؤں کا شکریہ ادا کر سکیں جو ہماری
گذارشوں پر توجہ فرما کے سال بسال پیشگی قیمت سے تائید فرماتے ہیں اور ان معاونوں کا جو ہماری شکایتوں
پر غور فرما کے اپنے برسوں کا بقیہ بے باق کر دیا ہے اور ان مہربان ایجنٹوں کا جو منشور محمدی کی تائید و
ترقی میں اور نئے خریداروں کے بہم پہونچانے میں بجان و دل کوشاں ہیں **و نیز** ہم ہمارے قدردان
معاون غریب مسلمانوں کے جو **درویشی میں دل کے بادشاہ ہیں** حمیت و ہمت پر
صدائے صد تحسین و آفریں بلند کرکے تہ دل سے مشکور ہیں کہ جو صاحبان سال کی قیمت ایک مشت نہیں دے
سکتے لہذا ماہانہ قیمت بھیجکے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔
ہمارے بعض ایجنٹوں سے ہم کو گلہ بھی ہے جو اب تھوڑے روز سے کیا ہو گیا ہے بالکل کم توجہی
کرتے ہیں اور خطوں کا جواب تک نہیں دیتے اور جو دیں بھی تو نہ تو استفسارات کا جواب ہے اور نہ
وصول زر کا حساب اگر یہ حضرات کا بھی یہ حال ہو تو اور کسی سے کیا امید ہو سکتی ہے۔
ہمارے ان حضرات مشتریوں کا (جنکو ہمنے **ناخدا ترس** مشتریوں سے تعبیر کیا ہے) یہ حال ہے
کہ سالہا سال کی قیمت واجب ہیں اور بار بار کے مطالبہ پر بھی کیا مجال کہ خالی جواب تو عنایت
فرما دیں۔ **اور** بعضوں کا یہ عالم ہے کہ کئی سال تک چپ چاپ اخبار لئے جاتے ہیں جب تقاضا کیا
جاتا ہے تو کئی باتیں بناتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ ہم اوسکو تبرکاً خریدتے ہیں بار بار تقاضا نہ کیجئے۔
اور کوئی کہتا ہے کہ میں بہت مفلس ہو گیا ہوں کچھ قیمت معاف فرما دیں۔
ہمیں معلوم ہے کہ خدا کے فضل سے جتنے ہمارے نادہند مشتری ہیں کچھ غریب نہیں ہیں جو معافی کے
مستحق سمجھے جاویں۔ **افسوس** کا مقام ہے کہ مالدار لوگ بھی گندم نمائی و جو فروشی کو کام فرما کے

اپنے کو غریبوں میں داخل کر لیتے ہیں ہائے رے دنیا سازی تیرا خانہ خراب کر کس بے ایمانی کو کام فرمائی ہے یہہ حضرات یہ چند روزہ دنیا پر پھول جاکے عاقبت کا بالکل خیال نہیں کرتے نہ تو خود اشاعت دین متین کرتے ہیں اور نہ اس سے اشاعت کرنے والوں کی تائید کرتے ہیں۔ افسوس کہ ایک روز وہ ہوگا کہ ان کا مال و خزانہ جو خدا و رسول صلعم سے دریغ کر رکھے ہیں انہی کا دشمن بنجاویگا اوس روز سوا پچھتاوے کے کچھ نہ کام آویگا۔ سچ دنیا کا زر و مال کیا جمع تو کیا ذوق۔ کیا فائدہ بے دست کرم اوٹھ نہیں سکتا۔ اور بعض حضرات جب تقاضائے شدید کیا جاتا ہے تو اخبار ہی کو واپس کر دیتے ہیں نہ پوچھا حساب بے باق ہوا اور نہ آئندہ دینے کا وعدہ کیا اب ادہر سے ہزار بار چلائے مگر سب وہاں ایک خاموشی ترے سبکے جواب میں۔ اگر یہ صاحبان اتنا ہی غور فرماتے کہ کہیں دین بھی جو واجب الادا ہے بغیر دئے کے چک جاویگا اور اگر ہم یہاں کے حساب سے بچ جاوین گے تو کل اس ملک علام کے روبرو حساب نہیں دینگے ترسم نہ رسی بکعبہ ای اعرابی۔ کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است۔ اور بعض حضرات وعدوں ہی میں ٹالتے ہیں لیجئے اور دیتا ہوں اسی کو قیمت کی جگہ کافی سمجھتے ہیں۔

یہہ سب بد عہدیاں و خلاف وعدہ گیاں سال بسال قیمت نہ بھیجنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں پہلے تو تھوڑی رقم دینے میں سستی کرتے ہیں پھر اکٹھا روپیہ دینا مشکل معلوم ہوتا ہے۔

ونیز ہمارے بعض معاونوں کو یہ خیال آتا ہے کہ کارخانۂ منشور محمدی میں فقط میرے قیمت نہ بھیجنے سے کیا ہرج متصور ہے جبکہ میرے جیسے بیسوں بھیجنے والے موجود ہیں تو وہ اس کے ساتھ ہی یہ بھی خیال فرمالیں کہ شاید یہی خیال دوسروں کو بھی آتا ہوگا پھر کام کیونکر چلیگا۔

یہی خیال فاسد ہے جو ہمارے بعض معاونوں کو بھی اعانت سے روک رکھا ہے۔

یہ امر بھی قابل اظہار ہے کہ منشور محمدی سے مشتریوں میں جتنے غیر قوم عیسائی و ہنود وغیرہ ہیں آفرین ہے ان کی ہمت پر کہ بغیر مطالبہ اور تقاضے کے سال بسال برابر قیمت پیشگی بھیجدیتے ہیں کیا یہ ہم کو شرم کا مقام نہیں ہے کہ باوجودیکہ یہ اخبار انہی کے دین میں نکلتا ہے تو بھی وہ اس اخبار کو خریدتے ہیں اور اسکو ایک جمہوری و قومی کام تصور کرتے ہیں جب اقوام غیر کو یہ حمیت ہے اور کسی کا مال کھانا یا نہ دینا باعث سخت ننگ و عار ہے تو نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہم مسلمان کہلاتے ہیں اور برابر خدا و رسول صلعم سے احکام سنتے جاتے ہیں کہ کسی کا دین نہ دینا سخت حرام ہے ہم اپنے دین کے حمایتی اخبار کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں اور اسی سے مبلغ دینے میں تکاہل فرماتے

ہیں ؎ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ۔

اسی حضرات اگر یہی عدم توجہی و عدم ادائے قیمت اور چندے رہی تو بڑا خوف ہے کہ ایک نہ ایک دن یہ ایک چراغ بھی گل ہو جاوے اور مخالفین دین سید المرسلین کی اسپر ہنسی ہو اگر آپ اس سے سیر ہو گئے ہیں اور آئندہ اسکی موقوفی چاہتے ہیں تو بقیہ حساب ادا کر دیں اور آئندہ موقوفی اس سلسلہ پر اتفاق رائے سے فتوے لگا دیں مجھے اور بہت اشغال ہیں اور اللہ تعالی کی رضا جوئی سے اور بہت سبیلیں ہیں اور اگر اس سے اجرا و بقا کی خواہش باقی ہے تو پچھلا بقیہ ایکمشت ادا کر دیں اور آئندہ پیشگی نہ ہو سکے تو سال بسال بردوں طلب اور تقاضے سے بھیجدیا کریں دونوں امر نہو سکے تو مجھے کوئی ایسی تدبیر بتلا دیں جسمیں ہینگ لگے نہ پھٹکری اور کام ہوتا جاوے میرے پاس اسقدر مقدر روپیہ نہیں جسکو پہلے کام پر لگا دوں اور برسوں کے بعد آپ لوگوں سے وصول کر دوں ۔

اگر آپ حضرات براہ حمیت اسلامی اب بھی ہماری گذارش و شکایت پر غور فرماسے توجہ مبذول فرمادینگے اور جو کچھ قیمت برسوں کی آپ کے ذمہ ہے روانہ کر کے پچھلا حساب بے باق کر دیں گے تو ہم نہایت مشکور ہونگے اور آپ کے نام نامی شکریہ و دعائے خیر کے ساتھ درج منشور محمدی کرین گے ۔

ورنہ ہمنے ایسے نادہند حضرات مشتریوں کے لئے جن کے ذمہ سالہا سال کی قیمت باقی ہے یہ تجویز کی ہے کہ سال رواں سے اخیر تک اور توقف کریں اگر اس عرصہ میں باقی کا مبلغ آگیا تو خیر ورنہ ان صاحبوں کے نام نامی اخبار منشور محمدی میں بزمرہ خریداران نادہندہ مشتہر کئے جاوینگے اور بعد کو وصول مبلغ کے لئے جو کچھ مناسب تدبیر ہوگی کیجا دیگی امید ہے کہ ہمارے ناظرین ادائے قیمت سے ہمارے شکریہ کے مستحق اور حمایت اسلام کے اجر میں شریک ہونگے اور اپنے نام کو اس فہرست بے حمیتی و نادہندی میں چھپنے نہ دینگے ۔

خاکسار مہتمم اخبار منشور محمدی بنگلور

مطبوعہ مطبع بحر الاسلام بنگلور ۔